بسم اللہ الرحمن الرحیم
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما شفاء العی السؤال
دار العلوم حسینیہ ماندی کھیڑہ ضلع میوات (نوح) ہریانہ الہند
دار الافتاء قائم شدہ ۱۴۳۱ھ
DARUL IFTA, DARUL ULOOM HUSAINIA
Mandi Khera, Distt. Mewat (Nuh), Haryana, India Pin: 122108
Mob.: 09050525262 8814046262

Ref. No. __________ بسم اللہ الرحمن الرحیم Date __________

خواتین کی باجماعت تراویح

کیا فرماتے ہیں علماءِ دین ومفتیانِ شرعِ متین مندرجۂ ذیل مسئلہ میں: کہ رمضان المبارک میں عورتیں اپنے گھروں سے نکل کر محلے کی مسجد یا کسی گھر میں جمع ہو کر کسی مرد حافظ یا غیر حافظ کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھتی ہیں، تو کیا ان کا یہ عمل ازروئے شرع درست یا مستحسن ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: عورتوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جانا یا گھر سے باہر کسی بھی جگہ جا کر باجماعت نماز میں شرکت کرنا مکروہ ہے، خواہ فرض نماز ہو یا عیدین کی نمازیں یا تراویح کی نماز، اگرچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عورتیں مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے آتی تھیں، کیونکہ وہ خیر القرون کا زمانہ تھا اور آپ کی ذات اقدس موجود تھی، اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب عام مساجد سے بہت زیادہ ہے، تاہم آپ نے اس زمانے میں بھی عورتوں کو یہی ترغیب دی تھی کہ عورتوں کا گھر میں اندر والے حصے میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاتمنعوا نساء کم المساجد وبیوتهن خیر لهن۔ (رواہ أبو داود فی سننه جلد ۱ ص ۸٤)(واخرجه الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین وصححه أیضا ابن خزیمة)

(۲) عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه وسلم صلاة المراة فی بیتها أفضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بیتها۔ (رواہ أبوداود فی سننه جلد ا ص ۸٤)

(۳) عن أم حمید امرأة أبی حمید الساعدی أنها جاءت النبی ﷺ فقالت یا رسول اللہ ﷺ اِنی أحب الصلوة معك قال: قد علمت أنك تعجبین الصلاة معی وصلاتك فی بیتك خیر من صلاتك فی حجرتك، و صلاتك فی حجرتك خیر من صلاتك فی دارك وصلاتك فی دارك خیر من صلاتك فی مسجد قومك وصلاتك فی مسجد قومك خیر من صلاتك فی مسجدی قال فأمرت فبنی لها مسجد فی أقصی شئی من بیتها واظلمه فکانت تصلی فیه حتی لقیت اللہ عز وجل۔ (رواہ أحمد ورجاله رجال الصحیح غیر عبد اللہ بن سوید الأنصاری ووثقه ابن حبان مجمع الزوائد ج ۱/ ص ۳۳و۳٤)

حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا شوق بہت اچھا ہے مگر تمہاری نماز گھر کی اندرونی کوٹھری میں بڑے کمرے کی نماز سے بہتر ہے اور تیری بڑے کمرے کی نماز گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے اور تیری صحن کی نماز محلے کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے اور محلے کی مسجد کی نماز میری مسجد کی نماز سے بہتر ہے چنانچہ حضرت ام حمید رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر والوں سے گھر کے آخری کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا نماز پڑھنے کی جگہ بنوائی اور وہ اسی میں نماز پڑھتی رہی، یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہوگئی۔

(٤) عن عبداللّٰہ ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: المرأۃ عورۃ وانہا اذا خرجت من بیتہا استشرفہا الشیطان وإنہا لا تکون أقرب إلی اللّٰہ منہا فی قعر بیتہا۔ (رواہ الطبرانی فی الأوسط ورجالہ رجال الصحیح، الترغیب والترہیب ١/٢٢٦)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تو مکمل پردہ ہے، (کیونکہ یہ جب بے پردہ ہوتی ہے تو شریف لوگوں کو اس کی بے پردگی سے شرم آتی ہے جس طرح پردہ کے اعضا کے کھلنے سے شریف نفس کو شرم و عار محسوس ہوتی ہے) اور عورت جب گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطان (جن وانس) اس کی تاک جھانک اور اس کے چکر میں پڑ جاتا ہے، اور عورت اللہ سے زیادہ قریب اسی وقت ہوتی ہے جب کہ وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے، لہذا اس کی گھر کی نماز مسجد کی نماز کے مقابلے میں اللہ تعالی کی رضا و قرب سے زیادہ قریب کرنے والی ہوگی۔

(٥) وعنہ رضی اللّٰہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال صلاۃ المرأۃ تفضل علی صلاتہا فی الجمع بخمس وعشرین درجۃ۔ (الجامع الصغیر مع فیض القدیر ٤/٢٢٣، ورمز المصنف لصحتہ ورواہ مسلم متابعۃ)

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے وہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کی اکیلی کی نماز مردوں کے ساتھ جماعت کی نماز سے ٢٥/ (پچیس) گنا فضیلت رکھتی ہے۔

اور اس طرح کی بہت ساری احادیث ہیں جن سے عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہت زیادہ افضل معلوم ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد جب حالات بدل گئے اور صحابہ کرام نے اپنے زمانے میں یہ دیکھا کہ عورتیں شرعی حدود کی پابندی نہیں کرتیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں صحابۂ کرام کی موجودگی میں عورتوں کو مسجد آنے سے منع کر دیا گیا جس پر گویا تمام صحابہ کرام کا اجماع اور اتفاق ہو گیا۔

چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ عورتوں نے زیب و زینت نمائش و جمال کا جو طریقہ ایجاد کر لیا ہے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ملاحظہ فرما لیتے تو انہیں مسجدوں سے ضرور روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

(٦) عن عائشہ رضی اللّٰہ عنہا قالت لو أدرک رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلّم ما أحدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔ (بخاری و مسلم ١/١٢٠، ١/١٨٣)

(۷) عن أبی عمر الشیبانی أنه راٰی عبد اللّٰہ یُخرج النساء من المسجد یوم الجمعة ویقول أخرجن الی بیوتکن خیر لکن۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجاله موثقون مجمع الزوائد ۳۵/۲)

حضرت ابوعمر شیبانی سے مروی ہے، کہ انہوں نے کہا: کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جمعہ کے دن عورتوں کو کنکری مار مار کر مسجد سے باہر نکال رہے تھے۔

(۸) وکان ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما یقوم یحصب النساء یوم الجمعة یخرجهن من المسجد ۔ (عمدة القاری ۱۵۷/۱)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ جمعہ کے دن کھڑے ہوکر عورتوں کو کنکریاں مار مار کر باہر نکال رہے تھے۔

(۹) ولقد نهی عمرؓ النساء عن الخروج اِلی المساجد فشکون اِلی عائشة رضی اللّٰہ عنها فقالت لو علم النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم ماعلم عمرؓ ما أذن لکن فی الخروج کما ذکر ذلك۔(السرخسی فی المبسوط ۳۷/۱۶، فاحتج علمائنا ومنعوا الشواب عن الخروج مطلقا انتهی من۔(العنایة شرع الهدایه ۳۶۵/۱)

بس جب عورتوں کو فرض نمازوں کے لیے مسجد میں آنے سے باجماع صحابہ روک دیا گیا تو سنت تراویح کے لیے خواتین کا مسجد یا اس کے برابر کسی گھر یا محلے کے کسی گھر میں جمع ہوکر تراویح کی نماز کس طرح درست ہوسکتی ہے؟ جبکہ رات کی تاریکی میں خواتین کے لیے اپنے گھروں سے نکل کر دوسری جگہ جانے میں بہت سارے مفاسد اور خطرات ہیں اور خیر القرون میں عورتوں کی اجتماعی تراویح کی کوئی مثال بھی نہیں ملتی، البتہ اگر اپنے گھر میں ہی تراویح کی جماعت ہورہی ہو اور گھر کا مرد ہی گھر میں تراویح کی امامت کرے اور اس کے پیچھے کچھ گھر کے مرد ہوں اور گھر کی ہی کچھ عورتیں پردے میں اس کی اقتداء کریں اور باہر سے کوئی عورت نہ آئی ہو تو اس طرح عورتوں کے لیے تراویح کی نماز میں شرکت کی گنجائش ہے، لیکن چونکہ ہر کوئی اپنے گھر آنے سے پڑوس کی عورتوں کو روکنے کی ہمت نہیں رکھتا ہے اس لیے سداً للباب اس کیفیت کے ساتھ بھی عورتوں کو باجماعت تراویح سے منع کیا جائے اور تنہا تنہا اپنے اپنے گھروں میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا جائے۔ فقط واللہ اعلم

رضوان احمد عفی عنہ

۲/رمضان المبارک/۱۴۴۵ھ